ادارہ زائرین کی نظر میں

مفتی محمد رفیع اللہ

الحاد و بے دینی اور تشکیک کے موجودہ دور میں اسلام کو ایک فعّال اور محرک قوت کی حیثیت سے پیش کرنا اور اس کی رہنمائی میں مسلمانوں کی نئی زندگی تشکیل کرنا، نیز اسلامی فکر، اسلامی علوم اور اسلامی تہذیب کی اقدار کو اس دور کے پیدا کردہ فتنوں کی زد سے بچا کر مسلمانوں کا ذہنی اور علمی رشتہ اس دور سے جوڑنا جب اسلام ایک فعّال اور تخلیقی قوت بن کر نمودار ہوا تھا، وقت کا اہم تقاضا ہونے کے ساتھ موجودہ دور کے مسلمان محققین اور اہلِ علم حضرات کا فرض اولین بھی ہے۔ اسلام کی تبلیغ و اشاعت اگرچہ ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے، تاہم بنیادی طور پر یہ ذمّہ داری اہلِ علم کی ہے اور انھوں نے اسلامی تاریخ کے ہر دور میں اس ذمّہ داری سے سبکدوش ہونے کی کوشش کی ہے، انہی کے مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے کہ آج چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی اسلامی تعلیمات اپنی صحیح صورت میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ عصر حاضر میں بھی امت کے درد مند مصلحین اس فرض کی ادائیگی میں کوشاں ہیں۔ کہیں انفرادی طور پر اور کہیں اجتماعی صورت میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے پورے عالمِ اسلام میں ان کی کوششیں جاری ہیں۔

پاکستان میں بھی، جب سے یہ ملک معرضِ وجود میں آیا ہے، اصلاحِ امت کا درد رکھنے والے اہل علم ہر سطح پر اس مقصد کے لئے کوشاں رہے ہیں کہ سرزمین پاکستان پر بسنے والے مسلمانوں کی انفرادی و اجتماعی زندگی میں اسلامی تعلیمات کا مکمل نفاذ ہو، تاکہ جس مقصد کے لئے یہ خطہ ارضی ہزاروں جانیں دے کر حاصل کیا گیا تھا وہ پورا ہو۔ لیکن ملکی قوانین کو قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھالنے کی کوششوں کو مربوط اور سہل بنانے کے لئے ضرورت اس بات کی تھی کہ حکومت اس اہم ذمّہ داری کو خود قبول کرے

کیونکہ بنیادی طور پر یہ کام حکومت ہی کو کرنا چاہیئے۔ ۱۹۶۲ء کے دستور میں مسلمانوں کی اس ضرورت کی اہمیت کو محسوس کیا گیا اور اس مقصد کے لئے دو ادارے اسلامی مشاورتی کونسل اور ادارۂ تحقیقات اسلامی قائم کئے گئے۔ مؤخر الذکر ادارے کے پیشِ نظر کام کی تکمیل کے لئے ملک بھر سے ایسے چیدہ محققین اور اسکالروں کی خدمات حاصل کی گئیں، جو ایک طرف تو اسلامی علوم کے متخصص ہوں اور دوسری طرف وہ جدید علوم کے بھی ماہر ہوں اور ساتھ ہی عصر حاضر کے پیچیدہ مسائل سے بھی بخوبی آگاہ ہوں، تاکہ وہ اس دور میں اسلام اور عالمِ اسلام کو درپیش چیلنجوں کا بآسانی جواب دے سکیں، نیز عالمِ اسلام اور بالخصوص پاکستانی مسلمانوں کو فکری اور عملی سطح پر جن فتنوں کا سامنا ہے ان کا دفاع کر سکیں۔

ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کے رفقاء اور کارکنوں کی انتھک محنت اور کوششوں کی بدولت اس ادارہ نے اپنے قیام کے ابتدائی دور ہی میں وہ مقام اور شہرت حاصل کر لی جو اس طرح کے دوسرے اداروں کو بڑی سے بڑی مدّت میں بھی نصیب نہ ہو سکی۔ ادارے کی یہ قدر و منزلت نہ صرف یہ کہ اندرونِ ملک ہوئی بلکہ بیرونِ ملک بھی اہل علم نے اس کی بہتر کارکردگی کا کھلے دل سے اعتراف کیا۔ چنانچہ نہایت ہی مختصر مدّت میں یہ ادارہ ملکی اور غیر ملکی محققین اور اہلِ علم حضرات کی توجہ کا مرکز بن گیا۔

ادارہ میں تشریف لانے والے دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ عام زائرین کے پیشِ نظر یا تو رسمی معائنہ اور ادارے کی بے نظیر لائبریری دیکھنا ہوتا ہے، یا پھر ادارہ کے متعلق سرسری اور عام قسم کی معلومات حاصل کرنا ہوتا ہے۔ البتہ ریسرچ اور تحقیقی کام سے تعلق رکھنے والے اسکالرز اور محققین کی تشریف آوری ایک مختلف حیثیت رکھتی ہے۔ ایسے حضرات کی تشریف آوری کے موقع پر عام معائنہ اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو کے علاوہ ادارہ کے محققین کا باقاعدہ اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں ادارہ کے اسکالرز، ان علماء سے تبادلۂ خیالات کرتے ہیں۔ خاص کر اسلامی ممالک کے محققین اور علماء کی ادارے میں آمد ہمارے لئے ایک بڑی نعمت ہے کیونکہ اسلامی ممالک سے تعلق رکھنے والے ان محققین سے اسلامی ممالک میں تحقیقاتی اداروں اور ان کی کارکردگی کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ نیز عالمِ اسلام میں اس وقت جو قانونی اصلاحات ہو رہی ہیں ان پر تبادلۂ خیالات کا موقع ملتا ہے۔ ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ ان حضرات کی آمد سے جو اہم فائدہ ہمارے رفقاء کو ہوتا ہے وہ ان حضرات کے تعریفی کلمات ہیں۔ آج کل جبکہ اسلامی علوم و فنون کی کساد بازاری ہے اور اسلامی ثقافت اور تہذیب

کے اثرات بڑی سرعت کے ساتھ مٹتے جارہے ہیں۔ ہمارے علمی کارناموں کو دیکھ کر مسرت و شادمانی کے اظہار سے لامحالہ وابستگان ادارہ کی جمعیت خاطر ہوتی ہے ۔ اس قسم کی حوصلہ افزائی سے تحقیق میں مصروف ادارہ کے علماء کو ایک بڑا سہارا مل جاتا ہے ۔

ایسے حضرات جنہوں نے ادارے کے محققین کی علمی کاوشوں اور کوششوں پر مسرت اور خوشی کا اظہار کیا ہے، ان کی فہرست بہت طویل ہے، ذیل میں ہم بعض مشہور ملکی اور غیر ملکی علماء اور علم دوست حضرات کے تاثرات نقل کرتے ہیں جنہوں نے ادارہ کے علمی کارناموں پر مسرت کا اظہار کیا ہے۔

مولانا محمد یوسف بنوری

مولانا ایک زمانہ تک تو ادارہ سے اختلاف رائے کے سبب بدظن سے رہے مگر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد جب جولائی ۱۹۶۲ء میں انھوں نے تشریف لاکر ادارے کا معائنہ کیا اور یہاں کے تحقیقی کاموں اور منصوبوں سے ان کو آگاہ کیا گیا، تو انھوں نے مدرسہ عربیہ اسلامیہ کے آرگن ماہنامہ "بینات" جولائی ۶۲ء کے اداریے میں ادارہ کے متعلق تحریر فرمایا:-

"مقام مسرت ہے کہ ادارۂ تحقیقات اسلامی پاکستان کا رُخ بدل رہا ہے . . . اور جناب ڈائرکٹر معصومی صاحب کی سرپرستی میں اونچے پیمانے پر علمی و دینی تحقیق کا حق ادا ہو رہا ہے۔ ادارے کا جدید شاہکار امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ کی کتاب، اختلاف الفقہاء کی طباعت اور اس کا ایڈٹ کرنا ہے . . . . مدت سے یہی تمنا تھی کہ ادارہ کے اساسی مقاصد اسی قسم کے ہونے چاہئیں تھے۔ خدا کرے استقامت نصیب ہو اور ملک و ملت کے لاکھوں روپے صحیح دینی و علمی مقاصد پر خرچ ہوں اور قدیم اسلام میں . . . مستشرقین کے . . . . جدید اسلام کا پیوند لگانے کی کوشش نہ ہو، جدید علم کلام اور فقہ اسلامی کی صحیح خدمت ہو تاکہ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق دونوں بیک وقت راضی ہوں۔"

ڈاکٹر عبدالحلیم محمود

۱۸ مارچ ۱۹۶۴ء کو ڈاکٹر عبدالحلیم محمود، شیخ الازہر، قاہرہ (مصر) ادارۂ تحقیقات اسلامی میں تشریف لائے۔ اس موقعہ پر حکومت مصر کے سفیر بھی ان کے ہمراہ تھے۔ اس وقت کے سیکرٹری وزارت قانون (پاکستان) جناب محمد افضل چیمہ صاحب اور ادارہ کے ڈائرکٹر نے شیخ کا پُرتپاک استقبال کیا، اس موقعہ پر شیخ نے ادارہ میں کام کرنے والے محققین سے ملاقات کی اور اپنی مختصر سی تقریر میں ادارہ میں کئے جانے والے تحقیقاتی کاموں کی بڑی تعریف کی۔ ادارہ سے رخصت ہوتے ہوئے شیخ نے زائرین کے رجسٹر پر ادارہ کو ان الفاظ میں

خراجِ تحسین پیش کیا:۔

"مجھے آج ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ ادارہ کے علمی کارنامے اور یہاں اپنے دینی ترکہ کی حفاظت کا انتظام دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہوئی، اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور امتِ مسلمہ میں اسلامی روح بیدار کرنے کی کوششوں سے میں متعجب ہوا۔ ادارہ کی طرف سے جامعہ ازہر اور دیگر اسلامی تحقیقاتی اداروں سے تعاون کی ضرورت پر زور دینا بھی میرے لئے باعثِ خوشی ہے۔ میں خدائے بزرگ و برتر سے دستِ بدعا ہوں کہ وہ آپ کو اپنی مساعی جمیلہ میں برکت دے اور امتِ مسلمہ کو ہمیشہ ادارہ سے نفع اندوز ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔"

جناب عبداللطیف شوارف

۳۱ دسمبر ۱۹۷۴ء کو شیخ عبداللطیف شوارف، مدیر ادارۂ جمعیت اسلامیہ، لیبیا، ادارے میں تشریف لائے، شیخ موصوف پاکستان اور لیبیا کے اشتراک سے قائم ہونے والے مجوزہ مرکز اسلامی کے تنظیمی جلسے میں شرکت کے لئے پاکستان تشریف لائے تھے۔ چند گھنٹے انھوں نے ادارہ کی زیارت میں صرف کئے، پریس، لائبریری وغیرہ کا معائنہ کیا، اغراض و مقاصد، طریق کار نیز مطبوعات کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کیں جن سے بہت متاثر ہوئے اور زائرین کے رجسٹر میں نہایت تحسین کے کلمات بطور ریمارک تحریر فرمائے۔ ذیل میں ہم ان کلمات کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں:۔

"میں آج ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی اسلام آباد کی زیارت سے مشرف ہوا۔ ادارہ کے محققین علماء اور کارکنوں سے مل کر مجھے بے حد خوشی ہوئی، اپنی زندگی کی وہ گھڑیاں جو میں نے ان کے درمیان گزاریں بلاشبہ وہ میری زندگی کے بہترین لمحات ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی ترویج واشاعت کے سلسلہ میں ادارہ کے اہلِ علم جو کوشش کر رہے ہیں میں ان کی اس انتھک محنت سے تعجب میں پڑ گیا، کتب خانہ اور پریس کے اچھے انتظامات کو بھی میں نے دیکھا۔

میری آمد پر جس فقید المثال خوشی کا مظاہرہ ان حضرات کی طرف سے ہوا میں اس کے لئے ادارہ کے رفقاء کا شکر گزار ہوں، اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ جس عظیم الشان مشن کو یہ ادارہ لے کر اٹھا ہے اس میں کامیاب و کامران ہو، ہمیں اس ادارہ سے توقع رکھنی چاہیئے کہ مستقبل میں یہ اسلامی تعلیمات کا ایک روشن مینار اور قلعہ ثابت ہوگا۔"

جناب احمد بن عبد العزیز المبارک

عدالت عالیہ متحدہ عرب امارات کے چیف جسٹس جناب احمد بن عبد العزیز المبارک، جولائی ۱۹۷۵ء میں وزارت مذہبی امور (حکومت پاکستان) کی دعوت پر پاکستان تشریف لائے۔ اپنے اس دورے میں انھوں نے پاکستان بھر کے مشہور دینی تعلیمی اداروں کو دیکھا۔ ۱۴ جولائی کو موصوف نے ادارہ کا تفصیلی معائنہ کیا اور ادارہ کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

"مشیت ایزدی نے چاہا کہ میں اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کی زیارت سے سعادت مند ہوتا رہوں۔ یہ چوتھا موقع ہے کہ میں اس شرف سے نوازا گیا ہوں۔ اس مرتبہ میں ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد میں بھی حاضر ہوا۔ یہاں میں نے وہ چیزیں دیکھیں جنہوں نے میرے دل اور آنکھوں کو ٹھنڈک بخشی۔ کتابوں اور مخطوطات کا ایسا قیمتی خزانہ دیکھا جو بلاشبہ دینی ترکہ ہے اور جسے احیاء اسلام کے سلسلہ میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ عالم اسلام کے لئے اسلامی تعلیمات کی نشرو اشاعت کے سلسلہ میں ادارہ کے علماء کی محنت کو میں قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میں اس کا خواہش مند ہوں کہ پاکستان کا ہر قدم ترقی کی جانب اٹھے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر مصیبت سے بچائے۔"

سعودی عرب کا صحافتی وفد

مارچ ۱۹۷۳ء میں مملکت سعودی عرب کے صحافیوں کا ایک پانچ رکنی وفد پاکستان کے دورے پر آیا ہوا تھا۔ اس وفد میں وزارت اطلاعات سعودی عرب، جریدہ المدینۃ المنورہ، جریدہ الندوہ مکہ مکرمہ، جریدہ الجزیرہ اور جریدہ الریاض کے نمائندے شامل تھے۔ ۵ مارچ کو وفد کے ارکان نے ادارے کی زیارت کی۔ ڈائرکٹر نے ادارہ کے علماء کا وفد کے ارکان سے تعارف کرایا، اور ادارہ میں جو علمی و تحقیقی کام انجام پاچکے ہیں ان کا مختصر تذکرہ کیا۔ اس مختصر سے تعارف کے بعد وفد کے ارکان نے ادارہ کے علماء کے ساتھ مختلف اسلامی موضوعات پر باتیں کیں۔ ادارہ سے رخصت ہوتے ہوئے وفد کے ارکان نے ادارہ کے بارے میں جن تاثرات کا اظہار کیا تھا ان کو ہم ذیل میں ہدیہ قارئین کرتے ہیں:-

"آج کے مبارک دن سعودی عرب کے صحافتی وفد کو ادارہ تحقیقات اسلامی میں آنے کا موقعہ ملا۔ ادارہ سے رخصت ہوتے وقت ہمارے دلوں میں جذبات کا سیلاب موجزن تھا۔ ہمارے تاثرات ایک ایسے شخص کے تھے جو کسی مضبوط فوجی قلعہ کا مشاہدہ کرکے آرہا ہو۔ یہ ادارہ بھی ایک

ثقافتی قلعہ ہے جو اس ثقافتی حملہ کا مقابلہ کرنے والی اسلامی قوتوں میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے جو اس وقت ہر جگہ اور ہر زبان میں اسلام پر کیا جا رہا ہے۔

اس ادارہ میں آنے، یہاں ہونے والی مختلف سرگرمیوں سے واقف ہونے اور یہاں کام کرنے والے فاضل اہلِ علم سے متعارف ہونے کے بعد انسان یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ ابھرتا ہوا اہم علمی پودا نہایت ہی مناسب اور ذمہ دار ہاتھوں میں ہے۔ قرآن مجید کے قول کے مطابق یہ لوگ کلمہ حسنہ اور قول حسن کے ساتھ اسلام پر چاروں طرفہ یلغار کا پورے طور پر دفاع کر سکتے ہیں۔ ہماری آرزو ہے کہ یہ ادارہ وہی مقام و مرتبہ حاصل کرے جس کی آرزو یہاں کے اہل علم و فکر کر رہے ہیں"۔

صدر رابطۂ علوم اسلامی اردن

۱۲ مارچ ۱۹۷۳ء کو صدر رابطۂ علوم اسلامی، عمان اردن، جناب محمد تیسیر ادارہ میں تشریف لائے۔ ادارے کا معائنہ کرنے کے بعد ان الفاظ میں اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا:۔

"میں آج اس اسلامی مرکز کی زیارت سے کتنا خوش ہوں، جس سے ایمان و علم کی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں اور آج مسلمانوں کو انہی دونوں چیزوں کی ضرورت ہے۔ علم و ایمان ہی کے ذریعہ ہم اپنے ملکوں اور اہل وطن کو بیدار کر کے غیروں کی غلامی اور ذلت و پستی سے نکال سکتے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ادارہ کے فاضل علماء کو اس کی مزید توفیق دے۔ وہی سنتا ہے اور حاجتیں پوری کرتا ہے"۔

مدیر اخبار الاسبوع، عمان

اخبار الاسبوع عمان کے مدیر جناب عبدالحفیظ محمد نے ادارے کی نسبت اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:۔

"یہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے اس عظیم اسلامی مرکز کی زیارت سے مشرف ہونے کا موقعہ ملا۔ جہاں میں کافی دیر تک اسلامی تاریخ کے ماضی اور حال کی وسعتوں میں گم رہا۔ میرے خیال میں ادارہ کے فاضل علماء کے علمی کارنامے اس وقت اسلام کی بہت بڑی خدمت ہے، جبکہ چاروں طرف بے یقینی اور فساد پھیلا ہوا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اس زمانہ میں اعداء اسلام پر غلبہ حاصل کرنے اور اسلامی اقتدار کی بقاء صرف اس پر موقوف ہے کہ مسلمان اللہ کی طرف رجوع کریں اور اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے احکام و تعلیمات کی پیروی کریں اور یہی مقصد اس عظیم الشان مرکز کے پیش نظر ہے"۔

جناب مولانا سیّد صباح الدّین

دار المصنّفین اعظم گڈھ (یوپی انڈیا) برصغیر پاک وہند کا ایک قدیم علمی مرکز ہے۔ گزشتہ سال اس کے ناظم جناب سیّد صباح الدّین صاحب پاکستان آئے تھے اور کئی مہینے تک یہاں مقیم رہے۔ اس دوران وہ کئی بار ادارہ تشریف لائے۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۷۵ء کو موصوف نے ادارہ کے سیمینار ہال میں اسکالرز سے خطاب کیا۔ دار المصنّفین کی تاریخ اور کارکردگی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ کتب خانہ اور پریس دیکھنے کے بعد موصوف نے زائرین کے رجسٹر میں اپنے تاثرات قلمبند کئے :-

"آج مجھ کو ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی میں حاضر ہونے کی عزت حاصل ہوئی۔ ادارہ کے تمام اراکین جس اخلاص و محبت سے ملے، اس کی یادوں کی قندیل میرے ذہن میں برابر روشن رہے گی۔ یہاں کی مطبوعات کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی اور دُعا ہے کہ آئندہ اس کی مطبوعات کے ذریعہ سے اسلامی فکرونظر میں ایسی جلا پیدا ہو کہ پاکستان کے لئے بہت ہی قیمتی سرمایہ ثابت ہو۔ کتب خانہ دیکھ کر بھی بڑی مسرت ہوئی۔ اس میں اب تک جو ذخیرہ جمع کیا گیا ہے' اس پر فخر کیا جاسکتا ہے۔ میری تمنّا ہے کہ آئندہ یہ کتب خانہ اسلامی علوم و فنون کا بہت بڑا مخزن بن جائے۔"

یہ چند مشہور اہلِ علم حضرات کے تاثرات ہیں جن کو ہم نے ہدیۂ قارئین کیا ہے۔ اس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جن لوگوں نے ادارہ کے بارے میں سنی سنائی باتوں پر اکتفا نہیں کیا بلکہ خود ادارہ میں تشریف لاکر تفصیلی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے وہ اس کے معترف ہیں کہ اس مختصر مدت میں ادارہ نے جو علمی اور تحقیقی کام کیا ہے وہ اپنی کمیت اور کیفیت کے اعتبار سے نہ صرف یہ کہ قابل ذکر اور معتد بہ ہے بلکہ اس پائے کا ہے کہ اس کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔